روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 27راگست 2011ء 26رمضان 1432ہجری 27 ظہور 1390ہش جلد 61-96 نمبر 199

نہ ختم ہونے والے خزانے

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

جس نے اللہ کی رضا کی خاطر ماہ رمضان کا ایک روزہ رکھا تو اس کے اس روزہ کے بدلہ اسے وہ کچھ ملے گا کہ اگر ابتدائے آفرینش سے لے کر دنیا کے ختم ہونے تک کے تمام دنیا والے بھی جمع ہوکر اس طرح کی کھانے پینے والی اشیاء جمع کرلیں تو اس روزہ دار کا بدلہ اس سے بڑھ کر ہوگا۔جنتیوں سے اس سے بڑھ کر (یعنی ایسے روزے سے بڑھ کر) کچھ اور مطلوب نہیں ہوتا۔

(کنز العمال جلد8صفحہ481حدیث نمبر23729)

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 14 نومبر 2003ء میں فرماتے ہیں۔

آخری دس راتوں میں لیلۃ القدر تلاش کرنے کے بارہ میں ایک اور حدیث پیش کرتا ہوں۔ بخاری اور مسلم نے ابوسعید خدریؓ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بھی اور ہم نے بھی رمضان کی پہلی دس تاریخوں میں اعتکاف کیا۔اس کے خاتمہ پر حضرت جبرائیل آئے اور رسول کریم ﷺ کو خبر دی کہ جس چیز (لیلۃ القدر) کی آپ کو تلاش ہے وہ آگے ہے۔اس پر آپؐ نے ہم سب نے درمیانی دس دنوں کا اعتکاف کیا۔اس کے خاتمہ پر پھر حضرت جبرائیل نے ظاہر ہوکر آنحضرت ﷺ سے کہا کہ جس چیز کی آپ کو تلاش ہے وہ آگے ہے۔اس پر رسول کریم ﷺ نے بیسویں رمضان کی صبح کو تقریر فرمائی اور فرمایا کہ مجھے لیلۃ القدر کی خبر دی گئی تھی مگر مَیں اُسے بھول گیا ہوں اس لئے اب تم آخری دس راتوں میں سے وتر راتوں میں اس کی تلاش کرو۔مَیں نے دیکھا ہے کہ لیلۃ القدر آئی ہے اور مَیں مٹی اور پانی میں سجدہ کررہا ہوں۔اس وقت مسجد نبوی کی چھت کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی تھی اور جس دن آپ نے یہ تقریر فرمائی بادل کا نشان تک نہ تھا۔ پھر یہ روایت کرنے والے کہتے ہیں کہ اچانک بادل کا ایک ٹکڑا آسمان پر ظاہر ہوا اور بارش شروع ہوگئی۔پھر جب نبی کریم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی تو مَیں نے دیکھا کہ آپ کی پیشانی پر مٹی اور پانی کے نشانات ہیں، ایسا خواب کی تصدیق کے لئے ہوا۔صحیح بخاری اور مسلم نے اس کو درج کیا ہے۔

حضرت مصلح موعود اس بارہ میں فرماتے ہیں کہ: ابوسعید کی ایک اور روایت میں یہ واقعہ 21رمضان کو ہوا تھا۔پھر آپ لکھتے ہیں کہ امام شافعی کہتے ہیں کہ اس بارہ میں یہ سب سے پختہ روایت ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی ایک روایت ہے کہ حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ اگر رمضان کی ستائیسویں رات جمعہ کی رات ہو تو وہ خدا کے فضل سے بالعموم لیلۃ القدر ہوتی ہے۔ (روزنامہ الفضل لاہور 8رجولائی 1950ء)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:(۔) **جو رمضان المبارک میں لیلۃ القدر کی رات ایمان کی حالت میں اور ثواب کی نیت سے نفس کے محاسبہ کی خاطر عبادت کرے تو اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کردئے جاتے ہیں۔**

(صحیح بخاری و صحیح مسلم کتاب الصوم)

اس حدیث میں دو بڑی اہم باتیں بیان کی گئی ہیں۔پہلی یہ کہ ایمان کی حالت میں اور دوسری یہ کہ نفس کے محاسبہ کے لئے۔اگر اس پر غور کیا جائے تو اصل ایمان کی حالت تو وہ ہے جب مکمل یقین کے ساتھ انسان کو اللہ تعالیٰ کی تمام صفات پر ایمان ہو۔ مثلاً اگر یہ یقین ہو کہ وہ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے، وہ بخشنے والا ہے، تمام گناہوں کو معاف کرسکتا ہے اور کرتا ہے وہاں وہ سزا دینے کا بھی حق رکھتا ہے اور دل اس کے خوف اور اس کی خشیت سے پگھلتے ہوں تو اس صورت حال کو سامنے رکھتے ہوئے وہ اپنے نفس کا محاسبہ کرے، استغفار کرے تو وہ اس کے پچھلے گناہ معاف کردیتا ہے۔

(روزنامہ الفضل 2نومبر 2004ء)

یوم تحریک جدید

امراء اضلاع، صدران جماعت اور مربیان ومعلمین سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ مجلس مشاورت 1991ء کے فیصلہ کی تعمیل میں سال رواں کا دوسرا ''یوم تحریک جدید'' 7راکتوبر 2011ء بروز جمعۃ المبارک منایا جائے جس میں احباب جماعت کو مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔اس موقع پر امراء وصدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق پروگرام منعقد کرکے مطالبات تحریک جدید کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

خطبات جمعہ میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت عملی بیان کی جائے۔اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر ہونے والے انعامات و افضال الٰہیہ کا احباب کے سامنے ذکر کیا جائے۔اس دن حسب ذیل چند مطالبات تحریک جدید پر خصوصی روشنی ڈالی جائے۔

1۔احباب سادہ زندگی بسر کریں۔لباس کھانے اور رہائش میں سادگی اختیار کریں۔
2۔والدین اپنی اولاد کو خدمت دین کیلئے وقف کریں۔
3۔رخصت کے ایام خدمت دین کیلئے وقف کریں۔
4۔اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔
5۔جو لوگ بے کار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا کام جو بھی مل سکے کرلیں۔
6۔قومی دیانت کا قیام کریں۔
7۔حسب استطاعت مالی قربانی کرنے کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی جائے۔
8۔مقاصد تحریک جدید کیلئے خاص دعا کریں۔
9۔تحریک جدید کے اعلان سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے احباب جماعت کو اپنے تنازعات ختم کرنے کی خصوصی تحریک فرمائی تھی۔موجودہ دور میں اس کی طرف بھی احباب جماعت کو خصوصی توجہ دلائی جائے۔

نوٹ:۔ اگر کسی وجہ سے 7راکتوبر کو 'یوم تحریک جدید' نہ منایا جاسکتا ہو تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو ''یوم تحریک جدید'' منایا جائے اور اس کی رپورٹ سے دفتر کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

تبصرہ

سوا نیزے پہ سورج

مجموعہ کلام محترمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ

''سوا نیزے پہ سورج'' محترمہ ارشاد عرشی کا چھٹا مجموعہ کلام ہے جو بڑی شان و شوکت کے ساتھ منصۂ شہود پر آیا ہے۔ اس سے قبل ان کے پانچ مجموعہ ہائے کلام تیرے در کے فقیر ہیں مولا پُل صراط پر ایک قدم، فریاد درد، بھرے شہر میں بن باس اور ماں کا پیغام بچوں کے نام چھپ کر دادِ تحسین حاصل کر چکے ہیں۔

''سوا نیزے پہ سورج'' کی شان یہ ہے کہ اس میں مرشد سے عشق و وفا، محبت و عقیدت اور صدق و صفا کی مہک ہر صفحے سے اُمڈ اُمڈ پڑتی ہے۔

عوامی مسائل کرب، الجھنوں، حادثات اور عدل کشی کو شعری قالب میں سلاست سادگی اور ہنرمندی سے ڈھالنا ہی اس کے مقبول عام ہونے کی دلیل ہے کہ ہر شخص کسی نہ کسی شکل میں اسی ڈور میں الجھا ہوا ہے۔ جس شاعر کے قلم سے مختلف النوع اور متنوع پہلو سامنے آتے رہتے ہیں وہ بڑا شاعر بھی ہوتا ہے اور اس کی شاعری ہر دور میں تر و تازہ بھی رہتی ہے۔

خیال کے لامحدود دائرے کو سمیٹنے کے لئے الفاظ کے محدود دائرے کو ذرا وسیع کریں گے تو کئی جہات پر پھیلی نظم فکر و خیال کے لباس سے مزین اور مجسم ہوگی اور ایسے لوگوں کے اعتراض کا زنگ بھی دھل جاتا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ ''ارشاد عرشی کی نظمیں لمبی بہت ہوتی ہیں'' کتاب کی اکثر و بیشتر نظمیں صوفیانہ مزاج کو چھوتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ جن میں راہ معرفت میں ایک سالک کا سفر، بادشاہ اور درویش کا مکالمہ، اللہ کا شہکار، جنت اور جہنم کا راز، خدا نے مجھ سے بات کی شامل ہیں اس کے علاوہ اکنالج منٹ کا شعبہ، لینڈ کروزر، کس قدر ہم ہیں غریب، پُل یا جنگلہ، ماں کی محبت کامل، عرفان ٹہنی چھوڑ دے۔ روز کا منظر، ماں جو ایک آنکھ سے محروم تھی۔ آنے کو ہے جو انقلاب، ہم چپ رہے۔ دل کا حسن اور خدا کی کشیدہ کاری جیسی نظمیں دردمندی کے احساس سے متشکل اور اپنے تہذیبی منظر نامے کی اساس ہیں۔

اپنے عزیز و اقارب اور احباب کے غم بانٹنے کے لئے جو نظمیں شامل اشاعت ہیں ان میں ابو، مٹی کی ڈھیری، کچھ وقت لگے گا۔ تمہارے ابو، میری سندس گوہر نایاب تھی گم ہوگئی۔ میرا لخت جگر تھا تو، مگر جاتے ہوؤں کو موڑ کر لانا بھی مشکل ہے۔ جویریہ۔ اور بچھڑ کر آپ سے اب یہ جہاں اچھا نہیں لگتا۔ پڑھنے کے لائق ہیں۔

دبستان احمدیت کے ہر چھوٹے بڑے قلمکار نے شہدا (خصوصاً 28 مئی 2010ء کو جام شہادت پینے والے شہداء) کے بارے کچھ نہ کچھ ضرور لکھا ہے۔ ارشاد عرشی کے ہاں بھی اس خونچکاں داستاں کی بازگشت ملتی ہے۔ یہ الگ بات کہ انہوں نے اس کے لئے لہو کی روشنائی استعمال کی۔ پھر لہو سے داستان لکھی گئی۔ ماڈل ٹاؤن اور گڑھی شاہو میں ایک صدی سے اوپر ہے۔ سب سے الگ، عشق کی سرشاری ہے۔ ہر طرف ہے شور محشر الاماں یا رب مدد (حصہ اول، دوم، سوم، چہارم، پنجم) چیکوسک میں ظلم و بربریت۔ ان کی قادرالکلامی اور دردمندی کی عمدہ مثالیں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطوط ہم اہل قلم کے لئے کیوں نہ باعث تفاخر ہوں کہ یہ ہمیں ''رزق خیال'' بھی عطا کرتے ہیں۔ حضور انور کے 35 خطوط کتاب کے حسن کو دوبالا اور معتبر بناتے ہیں۔ معاشرے میں خود کو قابل سجدہ سمجھنے والے، ابرہہ، ظلم و ناانصافی کے ہاتھیوں کی یلغار میں محبت، انسانیت، امن و اخوت کے کعبۂ دل کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ مگر ارشاد عرشی اور اس کے قلم قبیلہ کے پاس بھی اشعار کی ابابیلوں کی فوج ہے جن کی چونچوں میں حرفوں کی کنکریاں ہیں اور تاریخ بتاتی ہے کہ اس یدھ میں ابابیلیں ہی فتح یاب ہوتی ہے۔ چند شعروں کا لطف اٹھائیے۔ اکثر اشعار اندر کے موسموں کو تغیر آشنائی عطا کرتے نظر آتے ہیں۔

نسخۂ اکسیر اپنا تو سہام اللیل ہے
تیر ہیں اپنے الگ، اپنی کماں سب سے الگ
ہم کمانے کے لئے بیٹھے ہیں مولا کی رضا
مال ہے اپنا الگ، سود و زیاں سب سے الگ
مُفت ملتی ہے جہاں سے قربِ مولا کی شراب
ہم نے کھولی شہر میں ایسی دکاں سب سے الگ
خواہشیں اپنی جدا، رستے جُدا، منزل جُدا
ہم یہاں رہتے ہیں سب کے درمیاں سب سے الگ

میرے گلے میں ڈال کے باہیں سسک پڑی
پھر میرے ساتھ ساتھ صبا دور تک گئی
نکلی تھی قادیان سے سو سال پیشتر
مدھم سی تھی مگر وہ صدا دور تک گئی

چوک میں ماں نے چاروں بچے بیچ دیئے
پڑھ کر قاری یہ بھی خبر خاموش رہے
کون لکھے گا نوحہ گھپ اندھیروں کا
گر اس دور کے نغمہ گر خاموش رہے

سفر کی دُھول چہرے پر حلق میں پیاس کے کانٹے
کہاں ہو ساقیٔ کوثر، سوا نیزے پہ سورج ہے
قفس میں بند کر کے آب و دانہ بھول جاتے ہو
اور اس پر کاٹتے ہو پَر۔ سوا نیزے پہ سورج ہے
اُدھر ہاتھی ہیں اور لشکر۔ سوا نیزے پہ سورج ہے
اِدھر طائر ہیں اور کنکر۔ سوا نیزے پہ سورج ہے

یہ دنیا ہے یہاں کے اور ہی معیار ہیں عرشیؔ
یہاں عیسیٰ ہیں سُولی پر۔ سوا نیزے پہ سورج ہے

کتاب ہاؤس نمبر 189 سٹریٹ نمبر 8-F-10/2 اسلام آباد سے طلب کی جاسکتی ہے۔ قیمت مجلد 500 روپے غیر مجلد -/400 روپے ہے۔

(عبدالکریم قدسی)

نظموں کے متعلق حضرت مصلح موعود کی ہدایات

نظمیں برمحل، دعائیہ اور جوش پیدا کرنے والی ہوں

حضرت مصلح موعود نے خدام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

نظم کے متعلق میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اور لوگ تو محض رسم کے طور پر ان موقعوں پر نظم پڑھ دیتے ہیں مگر ہمارا ظاہری رسوم سے کوئی تعلق نہیں۔ ہماری ان موقعوں پر نظمیں پڑھنے سے کوئی نہ کوئی غرض ہوتی ہے اور وہ مختلف مواقع کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہے۔ مثلاً جلسہ سالانہ کے موقع پر بعض دفعہ میں بھی نظم کہہ دیتا ہوں اور دوسرے لوگ بھی مختلف نظمیں پڑھ دیتے ہیں کیونکہ اس موقع پر مختلف خیالات کے لوگ جمع ہوتے ہیں اور ہر مضمون کی نظم وہاں سج جاتی ہے مگر جب طلبہ اور خدام میں نظم پڑھی جاتی ہے تو نظم ان کے مناسب حال پڑھی جانی ضروری ہوتی ہے۔

خدام الاحمدیہ کو چاہئے کہ وہ ہر مجلس میں تعلیم کا ایک سیکرٹری مقرر کریں جس کا ایک کام یہ بھی ہو کہ وہ جلسوں کے لئے نظموں اور مضامین کا انتخاب کیا کرے اور یہ مدنظر رکھے کہ نظمیں دعائیہ اور جوش پیدا کرنے والی ہوں۔ مثلاً پروگرام شروع ہونے سے پہلے کوئی خادم میری ایک نظم پڑھ رہا تھا جس میں نماز جیسے دعائیہ فقرات تھے۔ اس قسم کی نظم طلبہ اور خدام کے لئے مفید ہوسکتی ہے لیکن ایک عام تصوف کی نظم ان کے لئے زیادہ کارآمد نہیں ہوسکتی اور اس سے جوش دلانے کی غرض بھی حاصل نہیں ہوتی۔ اس لئے آئندہ یہ خیال رکھا جائے کہ ایسے مواقع پر ایسی نظمیں رکھی جائیں جو دعائیہ اور جوش دلانے والی ہوں اور پھر سارے خدام پڑھنے والے کے ساتھ ساتھ انہیں دہراتے چلے جائیں۔ اس سے طبائع میں جوش پیدا ہوتا ہے اور سننے والے مضمون کو اپنے اندر جذب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اب تو سننے والے کی صرف اس طرف توجہ ہوتی ہے کہ پڑھنے والے کی تال اور سُر کیا ہے اور اس کی آواز کیسی ہے۔ آواز اچھی ہوگی تو وہ تعریف کریں گے۔ لیکن اگر سننے والا سمجھتا ہو کہ یہ دعا ہے تو وہ اس کے مفہوم کو جذب کرنے کی کوشش کرے گا۔ پس آئندہ یہ ہونا چاہئے کہ جب نظم پڑھنے والا نظم پڑھے تو دوسرے بھی اس کے ساتھ شریک ہوں اور ساتھ ساتھ دعائیہ الفاظ کو دہرائیں اس طرح دعا کی عادت بھی پڑے گی اور ذمہ داری اٹھانے کا احساس بھی پیدا ہوگا۔

(انوارالعلوم جلد 21 ص 600)

رمضان المبارک۔ صدقات وخیرات کا مہینہ

رمضان المبارک کے مہینہ میں قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں صدقہ و خیرات کی بہت تاکید آئی ہے سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ تیز ہوا سے بھی زیادہ صدقات تقسیم فرماتے۔ اپنے پیارے نبی ﷺ کی محبت سے وفا کا یہ پہلو بھی ہے کہ ہم بھی اسوۂ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے اس ماہ میں کثرت سے صدقہ خیرات کر کے خداتعالیٰ کے پیار کو حاصل کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی جاری فرمودہ مالی تحریک بیوت الحمد سکیم غرباء و مستحقین کیلئے رہائش کی سہولت میسر کرنے کیلئے جاری ہوئی تھی۔ بیوت الحمد سکیم کے تحت سینکڑوں مستحقین کو ایک کروڑ سے زائد جزوی مالی امداد اور بیوت الحمد کالونی میں بیوگان اور مستحق افراد اور شہداء کے خاندانوں کو رہائش کیلئے مکانات مہیا کئے گئے ہیں اور امداد کا یہ سلسلہ غربت اور مہنگائی کے پیش نظر وسیع سے وسیع تر ہو رہا ہے کئی خوش نصیبوں نے اس تحریک میں لاکھوں روپے کی عطایا پیش کرنے کی سعادت پائی ہے اس مالی تحریک کو مضبوط بنیادوں پر استوار کرنے کیلئے تا غرباء و مساکین کو رہائش مہیا کرنے کی بابرکت تحریک جاری رہے۔ نمایاں مالی قربانی کیلئے احباب جماعت خصوصاً ذی ثروت احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ حسب استطاعت زیادہ سے زیادہ مالی قربانی کے اس جہاد میں شامل ہو کر عنداللہ ماجور ہوں اور ثواب دارین حاصل کریں۔

(صدر بیوت الحمد سوسائٹی)

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

کائنات کی ابتداء اور قرآن کریم کی راہنمائی

اس کائنات کا، اس عالم کا آغاز کس طرح ہوا؟ یہ سوال ہمیشہ انسانی ذہن کو پریشان کرتا رہا ہے۔ انسانی ذہن نے ہمیشہ اس سوال کا جواب ڈھونڈنے کی کوشش کی اور بعض نے اس بارے میں افسانے تراش لئے۔ تقریباً ہر مذہب کی کتب میں کائنات کے آغاز کے بارے میں کچھ نہ کچھ لکھا ہوا ملتا ہے۔ لیکن ان مختلف مذہبی کتب میں جو کچھ اس بارے میں پایا جاتا ہے وہ اس دور میں جب ٹھوس سائنسی حقائق ہمارے سامنے ہیں کیا حیثیت رکھتا ہے؟ یہ ایک توجہ طلب پہلو ہے۔

اللہ تعالیٰ سورۃ الانبیاء میں کائنات کی ابتدائی حالت کے بارے میں فرماتا ہے۔

اولم یر الذین کفروا ...... (الانبیاء:31)

کیا انہوں نے دیکھا نہیں جنہوں نے کفر کیا کہ آسمان اور زمین دونوں مضبوطی سے بند تھے پھر ہم نے ان کو پھاڑ کر الگ کر دیا......

کائنات کی ابتدائی کیفیت کے بارے میں قرآن کریم بیان فرماتا ہے کہ یہ زمین اور سب آسمان یعنی یہ کل کائنات بند حالت میں تھی اور خدا تعالیٰ کی قدرت کاملہ نے تمام کائنات کو پھاڑ کر الگ کر دیا۔

عربی لغت تاج العروس میں اس آیت میں استعمال ہونے والے لفظ رتقاً کے حوالے سے اس آیت کا مطلب یہ لکھا گیا ہے کہ

کانتا مصمتتین منضمتین لا فرجة بينهما

یہ زمین و آسمان باہم جڑی ہوئی حالت میں تھے اور ایک دوسرے سے اس طرح پیوست تھے کہ ان کے درمیان کوئی رخنہ یا سوراخ نہیں تھا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

والسماء بنینھا باید و انا لموسعون (الذریت 48)

اور ہم نے آسمان کو ایک خاص قدرت سے بنایا اور یقیناً ہم وسعت دینے والے ہیں۔

مندرجہ بالا آیات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابتداء میں یہ تمام کائنات بند حالت میں تھی۔ اس میں موجود مادہ (Matter) ایک جگہ پر جمع تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے تمام مادہ کو پھاڑ کر علیحدہ کیا اور اس کے بعد اس کائنات کے وسعت پانے کا عمل شروع ہوا۔

پرانے مفسرین نے اس آیت کریمہ کے مختلف مطالب بیان کئے تھے۔ تفسیر ابن کثیر میں اس آیت کریمہ کے تفسیر میں بیان کیا گیا ہے کہ ابتداء میں زمین و آسمان ملے جلے اور ایک دوسرے سے پیوست اور تہ بہ تہ تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں علیحدہ کیا اور آسمانوں کو فاصلے سے قائم کیا۔ پھر مجاہد کا یہ قول درج کیا ہے کہ پہلے ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ملے ہوئے تھے پھر ان کو علیحدہ کر دیا گیا اور زمین و آسمان کے درمیان خلا رکھ دیا گیا اور حضرت ابن عباسؓ کا یہ قول بھی درج کیا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان کو پھاڑ کر اس میں سے پانی برسایا اور زمین کو چیر کر اس میں پیداوار اگائی۔ تفسیر درمنثور میں بھی حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کا مندرجہ بالا قول درج ہے اور پھر حضرت ابن عباسؓ کا یہ قول درج کیا ہے کہ اس آیت کریمہ کا یہ مطلب ہے کہ پہلے زمین و آسمان ملے ہوئے تھے۔

مخالفین میں سے 1896ء میں اس آیت کی تفسیر میں رتقاً کے معنی کرتے ہوئے وہیری زمین و آسمان کے بارے میں لکھتے ہیں

That is they were one 'continued mass of matter'

(The comprehensive commentary on the Quran, by E.M. Wherry vol.3 142)

حضرت مسیح موعود آئینہ کمالات اسلام میں اس آیت کریمہ کے حوالہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ جدید تحقیقات بھی اس بات کی مصدق ہیں کہ عالم کبیر بھی اپنی پیدائش کے وقت ایک گٹھڑی کی مانند تھا اور آپ نے انسان، کائنات اور روحانی عالم کی پیدائش میں مماثلت بیان فرمائی ہے۔

(روحانی خزائن جلد5 ص186 تا193)

مختصراً یہ کہ ان آیات کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے یہ تمام کائنات اور اس میں موجود تمام مادہ آپس میں ملا ہوا تھا اور بند تھا اور پھر خدا نے اس کو پھاڑ کر علیحدہ کیا اور اس کائنات نے وسعت پانا شروع کی۔ موجودہ سائنسی ترقی سے قبل سائنسدانوں کے لئے اس بات کو تسلیم کرنا ممکن نہیں تھا کہ یہ کائنات جس میں دو سو ارب کہکشائیں موجود ہیں اور اس سے بھی زیادہ مادہ ان کے درمیان اس سے بھی زیادہ مادہ موجود ہے، اس کا تمام مادہ ایک جگہ پر اکٹھا تھا اور کائنات کے وسعت پانے کا عمل بعد میں شروع ہوا۔

کائنات کے آغاز کے بارے میں سائنس کا علم صرف اندازوں تک محدود تھا اور اکثر سائنسدانوں کا یہ خیال تھا کہ یہ کائنات ہمیشہ سے اپنی وسعتوں کے ساتھ موجود ہے۔ لیکن 1913ء میں ایک ایسی دریافت منظر عام پر آئی جس کے نتیجہ میں یہ منظر یکسر تبدیل ہو گیا۔ ایک سائنسدان Melvin Slipher نے دریافت کیا کہ ہماری کہکشاں (Galaxy) کے ارد گرد موجود دوسری Galaxies مسلسل پرے ہٹ رہی ہیں اور ہماری کہکشاں اور دوسری کہکشاؤں کے درمیان فاصلہ مسلسل بڑھ رہا ہے اور یہ فاصلہ اتنی تیزی سے بڑھ رہا ہے کہ ایک گھنٹے میں یہ باہمی فاصلہ دس بیس لاکھ میل بڑھ چکا ہوتا ہے۔ Slipher نے جو دوربین استعمال کی تھی وہ نسبتاً چھوٹی تھی۔ ایک اور امریکی ماہر فلکیات Hubble اور اس کے رفقاء کار نے زیادہ بڑی دوربین استعمال کر کے 1920ء میں یہ جائزہ لیا کہ ہمارے ماحول میں موجود تمام کہکشائیں دور ہٹ رہی ہیں اور ہمارے ساتھ اور ان کے درمیان فاصلہ مسلسل حیرت انگیز رفتار سے بڑھ رہا ہے۔ گویا اس کا مطلب تھا کہ کائنات مسلسل پھیل رہی ہے اور وسعت پذیر ہے۔

یہ دریافت اتنی حیرت انگیز تھی کہ شروع میں آئن سٹائن جیسے ذہین انسان کو بھی اس کو تسلیم کرنے میں تامل تھا اور اس نے اس تامل کا اظہار اپنے خطوط میں بھی کیا۔ وجہ یہ تھی کہ اگر یہ کائنات مسلسل وسعت پذیر تھی تو آج سے پہلے یہ کائنات آج کی نسبت مختصر تھی اور پھر اس سے پہلے اس سے بھی زیادہ مختصر اور اس سے پہلے اِس سے بھی زیادہ مختصر۔ چونکہ مادہ (Matter) کی کشش ثقل ایک دوسرے کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور بغیر کسی قوت کے صرف ہونے کے نہ کوئی مادہ چیز حرکت میں آسکتی ہے اور نہ کوئی متحرک چیز رک سکتی ہے۔ اس لئے ان حقائق سے یہ نتیجہ نکلتا تھا پہلے اس کائنات میں موجود تمام مادہ آپس میں ملا ہوا تھا اور جب اتنی حیرت انگیز مقدار میں مادہ ایک جگہ پر موجود ہو تو اس کی کشش ثقل ہی اتنی عظیم ہو گی کہ وہ اپنے حجم کو اس کے زور سے کم کرتا جائے گا اور یہ عظیم کشش ثقل کائنات کے مادہ کو ایک مختصر سے نکتہ میں بند اور مقید کر دے گی۔ تو لازماً یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اب سے 13 سے 14 ارب سال قبل اس کائنات کا تمام مادہ ایک مختصر سی جگہ میں بند تھا اور پھر ایک عظیم الشان دھماکہ ہوا، جسے سائنسی اصطلاح میں Big Bang کہا جاتا ہے اور کسی عظیم الشان قوت نے اس کو پھاڑ کر علیحدہ کیا۔ یہ دھماکہ اتنا عظیم الشان تھا کہ یہ کائنات اس کے زیر اثر اب تک وسیع ہو رہی ہے اور اس کی سرحدیں پھیل رہی ہیں اور کائنات کی ابتدائی حالت میں یعنی اپنی پیدائش سے تقریباً تین لاکھ اسی ہزار سال بعد تک کائنات میں موجود مادہ ایک ایسی پسی ہوئی حالت میں بہت تھوڑی سی جگہ پر موجود تھا کہ اس میں روشنی کی شعاعیں بھی سفر نہیں کر سکتی تھیں اور ایٹموں کا بھی کوئی وجود نہیں۔ لغت تاج العروس میں درج جو معانی درج کئے گئے ہیں وہ اس حالت پر پوری طرح صادق آتے ہیں۔ اس وقت کائنات میں موجود تمام مادہ اتنی بند حالت میں تھا اور اتنی کثیف ٹھوس حالت میں تھا کہ اس پوری کائنات میں کسی قسم کا کوئی سوراخ یا رخنہ نہیں تھا۔ ایسی کیفیت میں کسی رخنہ، شگاف یا سوراخ کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

جیسا کہ ہم سورۃ الانبیاء کی آیت درج کر چکے ہیں، اس مضمون پر یہ آیت کریمہ اس الفاظ سے شروع ہوتی ہے، کیا انہوں دیکھا نہیں جنہوں نے کفر کیا......اس آیت کریمہ کا یہ حصہ اس وقت بھی مخالفین اسلام کے اعتراضات کا نشانہ بنا ہوا تھا جبکہ انیسویں صدی میں عیسائی پادری پورے زور سے ہندوستان پر حملہ آور تھے۔

اس وقت جب حضرت خلیفۃ المسیح الاول، حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آپ کی مریدی میں کیا مجاہدہ کیا جائے کہ خدا تعالیٰ کی محبت میں ترقی ہو۔ اس پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ آپ عیسائیوں کے مقابلہ پر کتاب لکھیں۔ جب آپ قادیان سے یہ حکم لے کر بھیرہ پہنچے تو آپ کو معلوم ہوا کہ آپ کا ایک ہم مکتب پادریوں کے ورغلانے کے نتیجے میں عیسائی ہونے کو تیار بیٹھا ہے اور علاقہ کے ایک مسلمان سٹیشن ماسٹر صاحب کے بھی یہی ارادے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اپنے ہم مکتب سے کہا کہ ذرا اپنے گرو سے ملاؤ۔ وہ آپ کو ایک انگریز پادری سے ملانے لے گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اس کو کہا کہ اپنے مذہب کا خلاصہ اور ہمارے مذہب کا خلاصہ اور ایک اعتراض پیش کریں۔ لیکن وہ انگریز پادری کچھ ایسا مرعوب ہوا کہ زبانی گفتگو پر کسی صورت آمادہ ہی نہیں ہوتا تھا اور کہتا تھا کہ بعد میں اعتراضات لکھ کر بھجوا دوں گا۔ خیر جب ان صاحب نے اپنے اعتراضات کا طومار لکھ کر بھجوایا تو ان اعتراضات کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف فصل الخطاب تحریر فرمائی۔ ابھی یہ جوابات نامکمل حالت میں ہی پہنچے تھے کہ جو صاحب ان پادری صاحب سے متاثر تھے وہ اپنے سابقہ خیالات سے تائب ہو گئے اور بپتسمہ لینے کا خیال چھوڑ دیا۔ ان پادری صاحب نے جو اعتراضات اُٹھائے تھے ان میں سے ایک اعتراض سورۃ الانبیاء کی اس آیت پر بھی تھا۔ ان پادری صاحب نے اس آیت کا ترجمہ لکھ کر اعتراض کیا کہ یہ سب پر روشن ہے کہ کافر آسمان اور زمین کی جدائی سے پیچھے پیدا ہوئے۔ انہوں نے اپنی پیدائش سے پہلے خدا کو یہ کام کرتے ہوئے کیسے دیکھ لیا؟ فصل الخطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اس کا یہ پُرمعرفت جواب دیا کہ ان الفاظ سے کہ 'کیا تو نے نہیں دیکھا ......صرف آنکھ سے دیکھنا مراد نہیں ہوتا بلکہ ہر زبان میں یہ الفاظ صرف حاضر ہو کر آنکھوں سے دیکھنے کے علاوہ ایسے مسلم اور لاریب واقعات کے بارے میں بھی استعمال ہوتے ہیں جن کی صداقت معلوم ہوتی ہے۔ مثلاً قرآن کریم میں اصحاب فیل کے واقعہ کے بارے

میں لکھا ہے الم تر کیف فعل ربک کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے ہاتھی والوں سے کیا کیا۔ حالانکہ یہ واقعہ قرآن کریم کے نزول سے بہت پہلے کا ہے اور جب قرآن کریم کا نزول ہوا تو اس وقت تک وہ لوگ جنہوں نے اس واقعہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا، وہ کب کے اس دنیا سے گزر چکے تھے۔ (فصل الخطاب ص171)

اگر لغت کے اعتبار سے بھی دیکھا جائے تو مخالفین کا یہ اعتراض خلاف عقل تھا اور اعتراض کرنے والے کو نہ صرف عربی محاورے کی بلکہ دوسری زبانوں میں استعمال ہونے والے محاورے کی کچھ بھی خبر نہ تھی۔ لیکن بسا اوقات جب کسی آیت کریمہ پر اعتراض اُٹھایا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ بہت سے پہلوؤں سے اس آیت کی صداقت کو ظاہر فرماتا ہے۔ چنانچہ اس اعتراض کے اُٹھنے کے چند دہائیوں کے بعد سائنسی ترقی نے وہ حقائق معلوم کر لئے جن سے اس آیت کریمہ میں بیان کردہ حقائق کی تصدیق ہوتی تھی اور یہ حقیقت سامنے آگئی کہ اس آیت میں وہ حقائق بیان کئے گئے تھے جن سے انسان سائنس کی موجودہ ترقی سے قبل مکمل طور پر لاعلم تھا۔

لیکن سائنسی ترقی نے اس آیت کریمہ کے الفاظ کیا انہوں نے نہیں دیکھا جنہوں نے کفر کیا ......کو ایک اور پہلو سے بھی پورا کر کے دکھانا تھا۔

1940ء کی دہائی میں ایک سائنسدان Gammow، Ralph Alpher اور Herman نے یہ نتیجہ نکالا کہ اگر اس کائنات کا آغاز ایک عظیم الشان دھماکہ سے ہوا ہے اور اس سے پہلے اس کائنات میں موجود تمام مادہ ایک مختصر سے مقام پر مقید تھا تو اس کے نتیجہ میں شعاعیں (Rdiation) بھی پیدا ہوئی ہوں گی اور اگر ان کو دیکھا جائے تو یہ معلوم ہوگا کہ یہ شعاعیں ہر سمت سے آرہی ہیں اور اس عظیم الشان دھماکے (Big Bang) کے بعد سے اب تک یہ شعاعیں کائنات میں موجود ہیں اور ہر سمت میں سفر کر رہی ہیں۔ پھر کچھ عرصہ تک اس میدان میں کوئی نئی پیش رفت نہیں ہوئی۔ یہاں تک کہ 1960ء میں Princeton University کے ماہر طبیعات Bob Dicke نے یہ حساب لگایا کہ چونکہ تخلیق کے بعد یہ کائنات مسلسل پھیل رہی ہے اس لئے اب یہ شعاعیں Microwaves کی صورت میں ہوں گی اور اگر مناسب آلات میسر ہوں تخلیق کائنات کے عمل سے پیدا ہونے والی شعاعوں کو اب بھی دیکھا جا سکتا ہے۔

لیکن یہ تو ایک نظریہ تھا۔ اس نظریہ کا اصل امتحان یہ تھا کہ وہ Microwave شعاعیں جو کہ تخلیق کائنات کے وقت ہونے والے عظیم الشان دھماکہ کے وقت پیدا ہوئی تھیں اور جن کے متعلق خیال کیا جا رہا تھا کہ وہ اب بھی کائنات کے ہر گوشے میں موجود ہیں ان کا عملاً آلات کی مدد سے سراغ لگا کر اس نظریہ کو صحیح ثابت کیا جائے۔

اس کام کو کرنے کا بیڑا امریکہ کے دو سائنسدانوں یعنی Arno Penzias اور Wilson نے اُٹھایا اور ایک پرانے 20 فٹ کے انٹینا سے ان شعاعوں کو ڈھونڈنے کا کام شروع کیا۔ بہت سے پیچیدہ حساب کتاب اور ابتدائی صبر آزما ناکامیوں کے بعد 1965ء میں انہوں نے ان Microwave شعاعوں کا سراغ لگا لیا جو کہ Big Bang یعنی تخلیق کائنات کے وقت پیدا ہوئی تھیں۔ جس طرف بھی آلات کا رخ کیا جائے یہ شعاعیں ایک جیسی شدت سے آتی معلوم ہوتی تھیں۔ اگلے سال مزید تحقیق نے اس دریافت پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ 1978ء میں ان دونوں سائنسدانوں کو اس دریافت پر نوبیل انعام بھی دیا گیا۔ کئی دہائیاں قبل مخالفین نے اس بات پر اعتراض کیا تھا کہ جب کوئی شخص تخلیق کائنات کے وقت موجود نہیں تھا تو قرآن کریم میں اس کے متعلق یہ الفاظ کیوں استعمال کئے گئے کہ کیا انہوں دیکھا نہیں جنہوں نے کفر کیا......

اگرچہ لغوی اعتبار سے بھی یہ اعتراض بے معنی تھا لیکن اب سائنس کی ترقی نے انسان کو عملاً اس قابل بنا دیا تھا کہ وہ تخلیق کائنات کے وقت نکلنے والی شعاعوں کو آلات کی مدد سے دیکھ کر قرآن کریم میں بیان کردہ حقائق کی تصدیق کر سکیں۔

یہ تجربہ زمین سے کیا گیا تھا لیکن اس سے بہتر طریق یہ ان شعاعوں کو دیکھنے کا عمل خلا سے کیا جا سکتا تھا۔ کیونکہ زمین پر ہونے والے تجربہ میں زمین سے خارج ہونے والی شعاعیں تجربہ پر اثر انداز ہو سکتی تھیں۔ امریکہ کی سیٹلائٹ COBE نے 1990ء میں خلا سے ان Microwave شعاعوں کا جائزہ لیا اور یہ تجربہ غیر معمولی طور پر معین نتائج کے ساتھ کامیاب رہا اور اب خلا سے بھی ان شعاعوں کو دیکھ لیا گیا جو تخلیق کائنات کے عظیم دھماکے (Big Bang) کے وقت خارج ہوئی تھیں اور اب تک کائنات میں ہر سمت اور گوشے میں سفر کر رہی تھیں۔

ہم کائنات کی ایک سمت میں ہیں۔ کائنات کی دوسری انتہا ہمارے سے اتنی دور ہے کہ وہاں سے روشنی کو ہم تک پہنچنے میں اربوں سال لگ جاتے ہیں۔ بسا اوقات جب ہم اپنے سے بہت دور ایک ستارے کو دیکھ رہے ہوتے ہیں تو ہم اس کی وہ شکل دیکھ رہے ہوتے ہیں جو آج سے لاکھوں کروڑوں سال پہلے تھی۔ سائنس کی ترقی کے ساتھ اور جدید آلات کی مدد سے ہم جب بہت دور کے ستارے دیکھنے کے قابل ہوئے تو ہم ان کی وہ شکل دیکھ رہے ہیں جو کہ آج سے کچھ ارب سال قبل تھی کیونکہ وہاں سے ہم تک روشنی کو پہنچنے میں اتنا ہی عرصہ لگتا ہے۔ اس طرح کہا جا سکتا ہے کہ ہم کائنات کے بعید ماضی کو دیکھنے کے قابل ہو گئے ہیں۔

اس سال کے آغاز میں امریکہ کے خلائی ادارے NASA نے ایک اہم اعلان کیا۔ ناسا کی دوربین Hubble نے ایک ایسی کہکشاں (Galaxy) کی تصویر لی جو کہ ہم سے 13.2 ارب نوری سال کے فاصلے پر ہے۔ یعنی اس کہکشاں سے روشنی کو ہم تک پہنچنے میں 13.2 ارب سال لگ جاتے ہیں۔ یعنی اس کی جو تصویر اس دوربین نے حاصل کی ہے وہ آج سے 13.2 ارب سال قبل کی ہے۔ یعنی کائنات کی تخلیق کے صرف 48 کروڑ اسی لاکھ سال بعد کی۔ جبکہ ہماری کائنات آج 13 ارب سال سے بھی زائد عرصہ پہلے پیدا ہوئی تھی۔ یعنی جس دور کی ہم تصویر دیکھ رہے ہیں اس وقت یہ کائنات آج سے بہت زیادہ بند اور ابتدائی حالت میں تھی۔ یہ کہکشاں ہماری کہکشاں سے بہت چھوٹی ہے۔ یعنی اس سے سو گنا چھوٹی۔

Hubble دوربین اب تک خلائی تحقیق کی سب سے ترقی یافتہ دوربین ہے۔ لیکن اب NASA اس سے بھی زیادہ دوربین زمین کے مدار میں بھیجنے کی تیاری کر رہا ہے۔ یہ دوربین JMAES WEBB SPACE TELESCOPE کہلائے گی۔ اس کی مدد سے کائنات کی اس سے بھی زیادہ قدیم شکل دیکھ سکیں گے یعنی جس وقت کائنات اس سے بھی زیادہ قدیم اور بند حالت میں تھی۔

یہ ایک مثال ہے کہ کس طرح سائنس کی ترقی ایک آیت کریمہ کی صداقت ظاہر کرتی چلی جاتی ہے اور ایک کے بعد دوسری دریافت اس صداقت کو پہلے سے زیادہ روشن کر کے دکھاتی ہے اور یہ سفر ابھی رکا نہیں بلکہ جاری ہے اور اس آیت کے جس پہلو پر مخالفین نے ناسمجھی سے اعتراض اٹھانے کی کوشش کی تھی، سائنس کی موجودہ ترقی نے ثابت کر دیا کہ نہ صرف یہ ایک بودا اعتراض تھا بلکہ اس آیت میں جو کچھ بیان کیا گیا تھا اسے ایک روز سائنس نے ایک حقیقت کے طور پر سچ کر کے دکھا دینا تھا۔

(مزید مطالعہ کے لئے دیکھیں:

1.Afterglow of Creation by Marcus Chown

2. Revelation, Rationality, Knowledge and Truth

مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ ص303 تا312)

مکرم عبدالعزیز خان صاحب

ہماری امی جان۔ خدیجہ بیگم صاحبہ

ہماری پیاری امی جان کا پورا نام خدیجہ بیگم تھا۔ ان کا پورا خاندان غیر احمدی تھا۔ غیر احمدی ہونے کی حالت میں ان کی شادی ہمارے ابا جان حافظ عبدالکریم خان سے ہوئی۔ ہمارے والد کے والدین (ہمارے دادا دادی) ہمارے والد کی بچپن کی عمر میں وفات پا گئے تھے۔ جبکہ وہ احمدی تھے۔ اس وجہ سے ہمارے والد کی احمدیت کے رنگ میں تربیت نہ ہو سکی۔ لیکن ان کی فطرت نیک تھی۔ آپ نے بچپن میں ہی قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ جس کے بعد اپنی خاندانی مسجد میں امام الصلوٰۃ کے فرائض دینے شروع کر دیئے۔ خوشاب شہر کے پرانے احمدی اور قادیان سے آنے والے مربیان کی دعوت الی اللہ سے آپ 1931ء میں 72 مقتدیوں سمیت احمدی ہو گئے۔ جس کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جلسہ سالانہ قادیان میں فرمایا کہ خوشاب کے ایک امام 72 مقتدیوں سمیت احمدی ہو گئے ہیں ان 72 افراد میں ہماری والدہ صاحبہ بھی شامل تھیں۔ آپ ساری عمر احمدیت اور نظام جماعت کے ساتھ پختگی سے قائم رہیں۔ ہم سب بہن بھائیوں کی احمدیت کے رنگ میں تربیت کی۔

گو آپ نے دنیاوی تعلیم حاصل نہیں کی۔ مگر ہمیں نمازوں پر بیت میں بھیجنا۔ قرآن کریم کی طرف توجہ دلانا۔ جماعتی کاموں میں حصہ لینا۔ ہر سال جلسہ سالانہ پر لے جانا چندہ جات میں حصہ لینے کی خوب تربیت کی۔ آپ تہجد گزار، پانچ وقت کی نمازوں کی پابند اور روزانہ تلاوت کرتی تھیں۔ آپ کافی عرصہ لجنہ خوشاب کی صدر رہیں گو ان پڑھ تھیں مگر اپنے ساتھ پڑھی لکھی مددگار سے کام لیتی تھیں۔ آخری عمر تک جب تک صحت نے اجازت دی ہر سال باقاعدگی سے رمضان المبارک میں روزے رکھتیں۔ پھر اعتکاف میں بھی بیٹھتی تھیں۔ پردہ کی بہت پابند تھیں۔ جب تک چلنے پھرنے کے قابل رہیں۔ باقاعدہ برقعہ کر کے باہر جاتی تھیں۔

آپ کی وفات فروری 1974ء میں خوشاب میں ہوئی۔ چونکہ آپ موصیہ تھیں آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے خود نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

آپ کے ایک بیٹے مکرم عبدالستار خان صاحب آجکل گوئٹے مالا امریکہ میں مربی سلسلہ و امیر جماعت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ ان کے علاوہ آپ کی اولاد میں کئی مربیان سلسلہ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری والدہ صاحبہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے ان کے درجات بلند کرے۔ ہم سب بہن بھائیوں اور ہماری اولادوں کو بھی پیاری والدہ کے نیک نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ہمیشہ نظام خلافت سے وابستہ رکھے۔ آمین

جلسہ سالانہ یوکے 2011ء کے موقع پر

حدیقۃ المہدی میں عارضی شہر کی آبادی اور ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا مختلف شعبہ جات کا معائنہ اور ڈیوٹی دینے والے احباب سے خطاب

رپورٹ: مکرم ظہیر احمد خان صاحب مربی سلسلہ شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن

(قسط دوم آخر)

حضور انور نے تینوں لنگروں کا معائنہ فرمایا، کچن میں لگے چلرز، کچن کے باہر رکھے جانے والے گیس ٹینکس اور بعض دوسری اشیاء کی بابت مختلف استفسارات فرمائے۔ نیز تینوں لنگروں میں بنے ہوئے کھانے کا خود جائزہ لیا۔ اس موقعہ پر حضور انور نے لنگر نمبر 1 کے ناظم مکرم رفیع شاہ صاحب کو از راہ شفقت و مزاح فرمایا میں ابھی مہمان نوازی میں برف کے پکوڑے کھا کر آرہا ہوں۔ مکرم رفیع شاہ صاحب نے گرم گرم پکوڑے خدمت اقدس میں پیش کرتے ہوئے عرض کی کہ یہ ابھی گرم گرم بنائے ہیں۔ پھر لنگر میں پکنے والے آلو گوشت اور دال کے بارہ میں عرض کی کہ یہ اس لنگر میں پکنے والی پہلی دیگ ہے کیونکہ آج ہی لنگر شروع ہوا ہے۔ حضور انور نے دال اور آلو گوشت کا معائنہ فرمایا اور آلو کو چیک کر کے فرمایا ابھی دم آرہا ہے؟ مکرم رفیع شاہ صاحب نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے عرض کی کہ گلنے کے نزدیک ہے۔ پھر حضور انور نے دیگ سے ایک بوٹی نکال کر مکرم رفیع شاہ صاحب سے فرمایا کہ اسے توڑیں۔ مکرم رفیع شاہ صاحب نے عرض کی کہ یہ بوٹی کچھ سخت ہے لیکن پہلے جو توڑ کر دیکھی تھیں وہ ٹھیک تھیں۔ حضور انور نے فرمایا جو میں نے کہا ہے وہ توڑیں۔ مکرم رفیع شاہ صاحب نے عرض کی کہ یہ ذرہ سخت ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آلو بھی سخت ہے۔ ابھی دم آنا چاہئے۔ پھر حضور انور نے چولہوں پر پڑی دوسری دیگوں کا بھی معائنہ فرمایا اور فرمایا کہ یہ گوشت بھی سخت ہے۔ مضبوط دانتوں والوں کیلئے تو گل گیا ہے لیکن بابوں کیلئے نہیں گلا۔ اصل میں یہ جو ہڈی ہوتی ہے اس کا گلانا کام ہوتا ہے۔ اس لئے ابھی کچھ گلنے والا ہے۔

کچن کے عقبی طرف پڑے گیس ٹینکس کے بارہ میں حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنے دن گیس چل جائے گی۔ مکرم ظہیر جتوئی صاحب نے عرض کی کہ دونوں ٹینکس میں 8000 لٹر گیس ہے اور کمپنی کے مطابق ہمارے لئے کافی ہوگی۔ حضور انور نے فرمایا کہ انہیں پتہ نہیں کہ ہم ویسٹ کتنی کرتے ہیں؟ مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے عرض کی کہ وہ کہتے ہیں کہ اگر چوبیس گھنٹے بھی چولہے جلتے رہیں پھر بھی کافی ہے۔ گیس ٹینکس کے نیچے رکھے جانے والے کنکریٹ سلیبز کے بارہ میں حضور انور نے دریافت فرمایا کہ ان کی کونسل نے اجازت دیدی ہے؟ مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے عرض کی کہ جلسہ کے بعد ان سلیبز کو اٹھالیا جائے گا۔

کچن میں موجود ایک کارکن نے حضور انور کی خدمت اقدس میں جلیبیاں پیش کیں اور عرض کی کہ وہ انہیں لیسٹر (برطانیہ کا ایک شہر) سے لے کر آئے ہیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان جلیبیوں کو چکھ کر متبرک فرمایا۔

لنگر نمبر 2 کا مینیو ملاحظہ فرماتے ہوئے حضور انور نے افسر صاحب جلسہ سالانہ سے فرمایا کہ یہ تو پھر آپ نے VIP مینیو بنا دیا ہے۔ مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے عرض کی کہ VIP نہیں ہے بلکہ یورپین مہمانوں کیلئے جو عام پاستا وغیرہ ہوتا ہے اس کا مینیو ہے۔

لنگر نمبر 3 میں مکرم مظفر کھوکھر صاحب اور ان کے ساتھی کارکنان کو دیکھ کر حضور انور نے دریافت فرمایا یہ بیت الفتوح سے یہاں آگئے ہیں؟ اس پر مکرم مظفر کھوکھر صاحب ناظم لنگر نمبر 3 نے عرض کی کہ یہاں ریزرو 1 کے مہمانوں کا کھانا بنائیں گے۔ لنگر نمبر 3 میں بننے والے پکوڑوں کو چکھ کر حضور انور نے وہاں موجود کارکن سے فرمایا تمہارے پکوڑے بھی اچھے ہیں۔ اسی جگہ بنائی جانے والی چائے کے بارہ میں حضور انور نے ازراہ مزاح اس کارکن کو فرمایا کہ اس میں تیل نہ ڈال دینا۔

لنگر نمبر 2 کے ناظم مکرم عظیم خانصاحب نے اپنے لنگر میں رکھا کیک جس پر جلسہ سالانہ یوکے 2011ء کے الفاظ لکھے ہوئے تھے حضور انور کی خدمت اقدس میں کاٹنے کی درخواست کی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ایک طرف سے کیک کاٹ کر اسے چکھ کر متبرک فرمایا۔ اسی لنگر میں حضور انور نے چاٹ کو ٹیسٹ کیا اور فرمایا کہ لیموں کا رس زیادہ ہے، پہلے والی ٹھیک تھی۔

لنگر سے باہر تشریف لاتے ہوئے حضور انور کے دریافت فرمانے پر مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے عرض کی کہ آج سے اس لنگر میں کھانا پکنا شروع ہوگیا ہے، آج ڈیوٹی والوں کیلئے کھانا پکایا گیا نیز یہ کہ اسلام آباد کیلئے بھی یہاں سے ہی کھانا پک کر جایا کرے گا۔

لنگر سے حضور انور ایم ٹی اے کی طرف تشریف لے گئے اور راستہ میں حضور انور نے مخزن التصاویر کیلئے لگائی جانے والی مارکی کا معائنہ فرمایا، جہاں پر حضور انور کے دریافت فرمانے پر مکرم عمیر علیم صاحب انچارج مخزن التصاویر نے عرض کی کہ تصاویر انشاء اللہ بدھ کو لگانی شروع کی جائیں گی۔

مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے حضور انور کے استفسار پر چلتے چلتے جلسہ سالانہ، جلسہ گاہ، خدمت خلق اور افسر رابطہ کے دفاتر، نظامت سائٹ 3 اور نظامت تربیت کے کارکنان، ریزرو 1 اور 2 کی مہمان نوازیوں کیلئے لگائی جانے والی مارکیوں، ایم ٹی اے کے آؤٹ ڈور سٹوڈیو اور سٹیج کے مہمانوں کے سکینگ پوائنٹ کے بارہ میں مختصر تعارف حضور انور کی خدمت اقدس میں پیش کیا۔ ایم ٹی اے کے سٹوڈیو کے بارہ میں حضور انور نے ازراہ مزاح فرمایا یہ سٹوڈیو نہیں یہ تو مچان ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے ایم ٹی اے کیلئے قائم کئے جانے والے عارضی دفاتر کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر مکرم نصیر شاہ صاحب چیئر مین ایم ٹی اے نے مارکی میں پارٹیشنز کر کے بنائے جانے والے مختلف دفاتر، ایم ٹی اے ون اور ایم ٹی اے تھری کیلئے بنائے جانے والے سٹوڈیوز اور ان میں ہونے والے کام کی تفصیلات خدمت اقدس میں پیش کیں۔ اس موقعہ پر حضور انور نے سٹوڈیوز میں کی جانے والی ڈرائنگ اور ڈیزائن کے بارہ میں بعض استفسارات فرمائے اور چلتے چلتے شعبہ سمعی بصری کا بھی معائنہ فرمایا۔

ایم ٹی اے کے معائنہ کے بعد حضور انور ٹھیک سات بجے مردانہ مین مارکی میں تشریف لے آئے جہاں تمام شعبہ جات کے افسران، نائب افسران، ناظمین، نائب ناظمین اور معاونین ترتیب کے ساتھ اپنے اپنے شعبہ کے سامنے قطاروں میں کھڑے تھے، ہر شعبہ کے سامنے شعبہ کا نام ایک تختی پر آویزاں تھا۔ حضور انور نے افسران، نائب افسران اور ناظمین کو ازراہ شفقت مصافحہ کی سعادت سے نوازا اور پھر ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب کیلئے سٹیج پر رونق افروز ہوئے۔

تلاوت قرآن کریم کے ساتھ اس تقریب کا آغاز ہوا۔ عزیزم محمد مبائع آف گیمبیا طالبعلم جامعہ احمدیہ یوکے نے سورۃ البقرہ کی آخری تین آیات کی خوش الحانی سے تلاوت کی اور عزیزم حسن سیلمی طالبعلم جامعہ احمدیہ یوکے نے ان آیات کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کارکنان اور کارکنات کو اپنے خطاب سے نوازا۔ تشہد و تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور نے فرمایا:۔

حضور انور کا خطاب

''حسب روایت آج تمام جلسہ سالانہ کی ڈیوٹی دینے والے کارکنان اور کارکنات یہاں جمع ہیں۔ جلسہ سالانہ کے کام کے بعض شعبے تو دو ہفتے پہلے سے کام شروع کر چکے ہیں اور کچھ شعبے ایسے ہیں جو آج سے شروع ہوں گے اور کچھ دو تین دن کے بعد۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک لمبے عرصے سے کارکنان جلسے کی ڈیوٹیاں دیتے چلے آرہے ہیں اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بڑھ کر کارکردگی دکھاتے ہیں، اپنی ڈیوٹیوں کے فرائض سرانجام دیتے، ڈیوٹیاں سرانجام دیتے ہیں اور اپنے فرائض کو بخوبی اور احسن رنگ میں سمجھتے ہوئے ہر چھوٹی سے چھوٹی بات کی طرف توجہ دینے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے جماعت پر کہ نوجوانوں میں سے، بچوں میں سے نئے آنے والے ساتھ شامل ہوتے رہتے ہیں اور یوں اُن کی بھی ٹریننگ ہوتی جاتی ہے۔ بڑے، بڑی عمر کے جو کارکنان ہیں جو اُن میں سے بعض ایسے ہیں جو ڈیوٹیوں کے قابل نہیں رہے، اللہ تعالیٰ اُن کی جگہ نئے کارکنان مہیا فرما دیتا ہے اور بغیر کسی روک کے، بغیر کسی پریشانی کے یہ کام آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اور یہی ترقی کرنے والی قوموں کا، الٰہی جماعتوں کا، بڑھنے والی، ترقی کرنے والی کا طرّہ امتیاز ہے، الٰہی جماعتوں کا طرہ امتیاز ہے۔ وہ جماعت جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ میں اُن کے ساتھ ہوں۔ وہ لوگ جو مسیح (موعود) کے کام کیلئے اپنے آپ کو پیش کرنے والے ہیں، مسیح (موعود) سے عشق و محبت اور وفا کا تعلق رکھنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اُن کے ساتھ ہوں۔ پس یہ بھی ایک اللہ تعالیٰ کی تائید اور جماعت احمدیہ کا خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا ایک بہت بڑا اظہار ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جوں جوں کام کی وسعت پیدا ہوتی چلی جاتی ہے توں توں

والنٹیئرز مہیا کرتا چلا جاتا ہے اور نئے لوگ اُس میں شامل ہوتے چلے جاتے ہیں اور صرف ایک قوم کے نہیں بلکہ مختلف قوموں کے لوگ اُس میں شامل ہوتے چلے جاتے ہیں جو ان کاموں کو سرانجام دینے والے ہیں، اپنا وقت پیش کرتے ہیں۔ اپنے وقت کی قربانی کر رہے ہوتے ہیں، اپنے مال کی قربانی کر رہے ہوتے ہیں، اپنے جذبات کی قربانی کر رہے ہوتے ہیں۔ بہت سارے ایسے ہیں جیسا کہ میں ہمیشہ کہتا ہوں کہ جو پیشے کے لحاظ سے بڑے اچھے کاموں پر ہیں، عہدوں پر ہیں، لیکن یہاں آ کر بہت چھوٹی چھوٹی، اس لحاظ سے چھوٹی کہ اُن کے کام کی نوعیت ایسی ہے کہ اُن کی تعلیم سے اُن کا کوئی تعلق نہیں ہے اور معمولی کام ہے، صفائی کا کام ہے یا کھانا پکانے کا کام ہے یا اس طرح کے کام سرانجام دے رہے ہوتے ہیں۔ تو یہ ہے اللہ تعالیٰ کی تائید جو ہر دم جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ ہمیشہ ساتھ رہے گی۔ آپ کی ڈیوٹیوں کے بارہ میں تو زیادہ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ گزشتہ تقریباً ستائیس سال سے ان ڈیوٹیوں کو آپ سرانجام دے رہے ہیں اور ہر شعبہ بلکہ نئے نئے شعبے بھی قائم ہو گئے ہیں اور ہر شعبہ پہلے سے زیادہ ترقی کی طرف قدم بڑھا رہا ہے جیسا کہ میں نے کہا۔ پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں اور ہمیشہ خیال میں رکھیں کہ ہمارے قدم کبھی پیچھے نہیں ہٹنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائید ہمارے ساتھ اُس وقت تک ہی ہو گی جب تک ہم نیک نیتی کے ساتھ حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت کیلئے اپنے فرائض کو سرانجام دیتے رہیں گے۔ پس ان چند باتوں کے ساتھ میں کارکنان سے کہوں گا کہ اس سال بھی اپنے فرائض پہلے سے بڑھ کر ادا کرنے کی کوشش کریں۔

ایک تبدیلی اس سال یہاں اس لحاظ سے بھی ہے کہ پہلے کھانے کا نظام اسلام آباد میں تھا، انتظامات جو تھے وہاں ہوتے تھے اور کھانا وہاں سے پک کے آیا کرتا تھا۔ اس سال یہ نیا تجربہ کیا جا رہا ہے کہ کھانا یہاں پکے گا اور اسلام آباد میں جو مہمان، جو تھوڑی تعداد میں ٹھہرے ہوتے ہیں اُن کو وہاں مہیا کر دیا جائے گا باقی لوگوں کو یہاں آسانی سے، سہولت سے اُمید ہے انشاء اللہ تعالیٰ کھانا میسر آئیگا اور ہو سکتا ہے کہ بعض عارضی انتظامات کی وجہ سے بعض دقتیں سامنے آئیں لیکن مجھے امید ہے کہ جس طرح ہمیشہ آپ لوگ ان دقتوں پر قابو پاتے رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے، اس سال بھی ایسی کوئی بات نہیں ہو گی، جو بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے۔ لیکن اس جگہ پر کھانا پکانے کی وجہ سے بعض نئی باتیں اس لحاظ سے سامنے آئیں گی کہ عمومی کے کارکنان، ڈیوٹی دینے والے کارکنان، کھانا پکانے والے کارکنان، ان سب کو بہت زیادہ محتاط رہ کر اپنے کام کرنے ہوں گے کیونکہ کھلی جگہ پر یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ گو مارکی کے اندر ہی کھانا پک رہا ہے لیکن بہر حال ایک میدان ہے اسلام آباد میں ایک شیڈ تعمیر کیا ہوا تھا، یہاں عارضی ارینجمنٹ ہے اور حالات بھی ایسے ہیں جو پہلے کی نسبت خراب تر ہو رہے ہیں دنیا میں ہر جگہ۔ اس لحاظ سے کھانا پکانے کی جگہ اور تقسیم کرنے کی جگہ پر بھی خاص طور پر بہت زیادہ نگرانی کی ضرورت ہے۔ اسی طرح باقی جو جگہیں ہیں، قیام گاہیں ہیں، رہائش ہے، جلسے کی مارکی ہے، نمائش ہے، دوسرے دفاتر ہیں، بازار ہیں، ہر جگہ بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے، نگرانی کرنے کی ضرورت ہے، بہت زیادہ Vigilance کی ضرورت ہے۔ یہ اگر ہر ڈیوٹی دینے والا صرف عمومی کے لوگ نہیں، خدمت خلق کے ڈیوٹی دینے والے نہیں بلکہ ہر ڈیوٹی دینے والے کا فرض ہے کہ اپنے اردگرد اپنے ماحول میں نظر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور جلسے کی ڈیوٹیاں احسن رنگ میں انجام دینے والے بنیں اور اللہ تعالیٰ خیر و خوبی سے یہ جلسہ کا آغاز بھی فرمائے اور اِس کا اختتام بھی ہو اور اُس کے بعد جو وائنڈ اَپ کی ٹیموں کا کام ہے وہ بھی ہمارے پاس محدود وقت ہوتا ہے، اُس میں بھی پوری کوشش کر کے یہ سب کچھ سمیٹنا ہو گا اس لئے جلسے کے انتظامات کو گزشتہ سالوں کے تجربے کی بناء پر میں سمجھتا ہوں کہ وائنڈ اَپ کے جو والنٹیئرز ہیں اُن میں بھی کچھ اضافہ کرنا چاہئے اگر نہیں کیا تو آئندہ مدّنظر رکھیں اور پہلے دن سے ہی یہ بات بھی نوٹ کر لیں بجائے اس کے کہ جلسہ کے بعد پتا لگے۔ ساتھ کے ساتھ کارکنان کی طرف سے، نائبین کی طرف سے، افسران کی طرف سے جو بھی شکایت آئے، افسر جلسہ سالانہ کا کام ہے کہ اُس کو فوری طور پر جو لال کتاب ہے، ایسی کتاب جس میں نشاندہی ہوتی ہے اپنی غلطیوں کی، اُس پہ ساتھ کے ساتھ نوٹ کرتے چلے جائیں، اسی طرح ہم اپنی کمیوں اور کوتاہیوں کی نشاندہی کر کے اُن میں بہتری پیدا کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ اب ہم دعا کریں گے میرے ساتھ دعا میں شامل ہو جائیں"۔

اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد سات بجکر تیس منٹ پر حضور انور کچھ دیر کیلئے لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے اور سات بجکر چھتیس منٹ پر ریفریشمنٹ کیلئے واپس مردانہ مین مارکی میں تشریف لائے۔

تمام پروگرام کے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہونے کے بعد ریفریشمنٹ کے دوران ایک مرتبہ پھر شدید بارش برسنے لگی لیکن اللہ تعالیٰ کا اپنے اس پیارے سے پیار کا عجیب سلوک ایک دفعہ پھر اس وقت دیکھنے میں آیا جب ریفریشمنٹ کے اختتام پر جب حضور انور کی روانگی کا وقت ہوا تو بارش یکبار تھم گئی اور سات بجکر پچپن پر حضور انور جلسہ گاہ سے واپس تشریف لے گئے۔

مکرم ڈاکٹر نذیر احمد مظہر صاحب

تبخیر معدہ کا ہومیو و ہربل علاج

اجزائے نسخہ

Argent nitric - Nux vomica- Lycopodium- Anacardium - Scrophularia nod - Belladonna- Arsenic alb - Carbovege - Chelidonium- Chamomilla.

کسی ہومیو سٹور سے مذکورہ بالا ہومیو نسخہ محلول شکل میں 20 ایم ایل 30 طاقت میں بنوا لیں اور ساتھ 100 گرام خالی ہومیو گولیاں بھی لے لیں گولیوں کے اوپر یہ دوا اس قدر چھڑکیں کہ گولیاں کسی قدر تر ہو جائیں پانچ سات گولیاں دن میں تین چار مرتبہ چوسیں، بفضل خدا معدے کی گیس، تیزابیت، جلن، معدے کا ورم، السر (زخم)، کے لئے مفید و مؤثر ہے یہ دوا صرف ایک فرد کیلئے نہیں گھر کے پورے افراد کے لئے کافی ہے۔

اگر مذکورہ بالا ہومیو پیتھک مرکب بنوانے میں دشواری ہو تو مظہر فارما کا تیار کردہ M5 , M7, M 37 منگوا کر استعمال کریں بفضل خدا انتہائی مفید و موثر ادویہ ہیں۔

نباتاتی گھریلو علاج

چھلکا اسپغول 2 تا 4 چمچ پھیکے یا میٹھے دہی پر ڈال کر یا سادہ یا میٹھے پانی میں ملا کر یا جوس میں حل کر کے صبح نہار منہ استعمال کریں۔

فوائد

چھلکا اسپغول کا فائبر (ریشہ) معدہ و امعاء کے فاسد مادوں کو نکال دیتا ہے قبض کا ازالہ کرتا ہے۔ معدہ، انتڑیوں کے السر (زخم) ورم و سوزش میں مفید ہے۔

اگر مزاج وطبیعت گرم ہو تو

املی یا آلو بخارا خشک 30 گرام کو پانی میں بھگو کر اور اس کا پانی نتھار کر گلقند یا چینی سے میٹھا کر کے پلانا مفید ہے۔ یا انار دانہ ایک چمچ پودینہ خشک ڈیڑھ چمچ ملا کر گھوٹ کر پلانا مفید ہے، سفوف دھنیا خشک دو چمچ یا سفوف آملہ دو چمچ بھی مفید ہے۔ یا سفوف ہرڑ سیاہ یا سفوف ہرڑ کابلی ایک تا ڈیڑھ چمچ بھی مفید ہے، مربہ ہرڑ اس مقصد کیلئے بہت نافع ہے۔

اگر طبیعت یا مزاج سرد ہو

تو سفوف افسنتین یا سفوف اجوائن دیسی یا سفوف ریوند خطائی یا سفوف ریوند چینی یا سفوف سونٹھ یا سفوف زیرہ سیاہ نصف تا ایک چمچ بہت مفید ہیں۔

گیس معدے کی جلن، تیزابیت، معدے کے السر (زخم) کیلئے درج ذیل پیٹنٹ و مرکب ادویات کسی اچھے دوا خانے مثلاً ہمدرد، قرشی، اجمل کی درج ذیل ادویات استعمال میں لائیں۔

جوارش کمونی، یا جوارش زنجبیل، یا جوارش کمونی کبیر، یا جوارش تبخیر، یا جوارش معدی، یا جوارش جالینوس، یا اطریفل زمانی، یا اطریفل کشنیزی، یا حب تنکار، یا حب کبد نوشادری، یا سفوف نمک سلیمانی۔

ایک ضروری سوال کا جواب

سوال۔ کیا ہومیو علاج کے دوران ہربل یا نباتاتی ادویات استعمال میں لائی جاسکتی ہیں؟

جواب۔ جی ہاں بلکہ اسطرح بہت اچھے نتائج برآمد ہوں گے۔

سوال: کیا ایلوپیتھی و ہومیو و ہربل ادویات بیک وقت اکٹھی استعمال کرائی جاسکتی ہیں؟

ج: جی ہاں استعمال کرائی جاسکتی ہیں جوں جوں افاقہ ہوتا جائے ایلو پیتھک علاج کو بند کر دیں اور دوسرا علاج جاری رکھیں اس سے بفضل خدا دیرپا نتائج حاصل ہوں گے۔

سوال۔ گیس کے مریضوں کیلئے ضروری ہدایات کیا ہیں؟

مختصراً پُرخوری سے بچنے کا ایک طریقہ بیان کرتے ہیں کیونکہ گیس کے مریضوں کو پُرخوری سے بچے بغیر گیس کا کبھی مکمل افاقہ نہیں ہو سکتا جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ جب تک بھوک خوب نہ چمکے (یعنی دل للچانے پر محض لذت کی خاطر کھانا نہ کھاؤ) اور ابھی بھوک باقی ہو تو ہاتھ روک لو، نیز فرمایا کہ معدے کا 1/3 حصہ لازماً خالی رکھو پس اس ارشاد کے مطابق جتنی بھوک ہو اس کا ایک تہائی چھوڑ کر باقی کھانا دستر خوان پر سامنے رکھیں اور زائد از ضرورت کھانا پہلے ہی پرے ہٹا دیں پرخوری سے بچنے کا یہ سب سے عمدہ طریق ہے۔ دیگر حیوانات اپنی ضرورت کی خوراک کھا کر کھرلی میں چارہ ہونے کے باوجود چارہ چھوڑ کر پیچھے ہٹ جاتے ہیں مگر ہم اشرف المخلوقات کہلانے والے انسان جب تک ہماری کھرلی یعنی چھابی میں خوراک موجود ہو ہر لقمے کو آخری لقمہ قرار دے کر برابر کھائے چلے جاتے ہیں حتیٰ کہ ہماری کھرلی صاف نہ ہو جائے۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

۞ مکرم مظفر احمد ظفر صاحب خاناں میانوالی ضلع نارووال اطلاع دیتے ہیں۔

مکرم چوہدری مبشر احمد باجوہ صاحب نائب امیر ضلع نارووال بیمار تھے اب روبصحت ہیں احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

۞ مکرم میجر (ر) سعید احمد صاحب دارالرحمت غربی ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

میرے بڑے بھائی مکرم چوہدری نسیم احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد بوٹا صاحب مرحوم شدید علالت کے بعد اللہ کے فضل سے بہتری محسوس کر رہے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے

۞ مکرم ارشاد احمد ورک صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ گلشن راوی لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میری اہلیہ مکرمہ بشریٰ نسیم صاحبہ بعارضہ قلب طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں بائی پاس آپریشن کے بعد آئی سی یو میں داخل ہیں۔ روبصحت ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

۞ مکرم صفوان احمد صاحب واقف نو دارالعلوم غربی خلیل ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

کہ میرے چھوٹے بھائی عزیزم فاران احمد طاہر کئی روز سے بخار کی وجہ سے بیمار ہیں۔ کامل شفاء یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم رانا محمود احمد قیصر صاحب بیوت الحمد کالونی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا چھوٹا بیٹا ساجد احمد پچھلے 11 سال سے پیٹ وانتڑیوں میں تکلیف کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بیٹے کو صحت وسلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

نیز خاکسار کا پوتا سلمان احمد سانس والرجی کی بیماری میں مبتلا رہتا ہے اس کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے لمبی زندگی عطا فرمائے اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

۞ مکرم ہومیو ڈاکٹر عامر احمد شفیق صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم محمد صدیق صاحب بھٹی دارالشکر ربوہ بعارضہ قلب اور گردوں میں انفیکشن کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم ارشد احمد فاروقی صاحب (سابق منور شوز گولبازار) محلہ دارالیمن وسطی سلام کئی سال سے فالج اور مختلف عوارض کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

۞ مکرم محمد انوار الحق صاحب کلرک شعبہ مال دارالذکر لاہور تحریر کرتے ہیں۔

مکرم چوہدری عبدالوحید خاں صاحب سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لاہور گزشتہ کئی سال سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ کرسی سے گرنے کی وجہ سے آپ کی ایک ٹانگ ٹوٹ گئی تھی جو راڈ ڈال کر جوڑ دی گئی ہے مگر چلنے سے تاحال معذور ہیں۔ آجکل سینہ میں انفیکشن اور کھانسی کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔ احباب کرام سے اس مخلص دوست کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم کلیم احمد صاحب طاہر ہومیو پیتھک ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے دوست مکرم ریحان احمد خان صاحب کی والدہ مقیم امریکہ دل اور گردوں کے عوارض میں مبتلا ہیں اور شدید علیل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ان کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

تصحیح

۞ مورخہ 25 اگست 2011ء کے روزنامہ الفضل میں مکرم ماسٹر ضیاء الدین ارشد صاحب کے بارہ میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ "22 مئی 1974ء کو ربوہ ریلوے سٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج، ملتان کے طلباء نے جو ہنگامہ کیا اس کے نتیجہ میں پولیس نے ربوہ کے بہت سے بے گناہ شہریوں کو دھوکہ سے پکڑا اور انہیں سرگودھا جیل میں بند کر دیا" یہ گرفتاریاں 22 مئی کو نہیں بلکہ 29 مئی کو ہوئی تھیں احباب درستی کر لیں۔

احمدی ڈاکٹرز توجہ فرمائیں

۞ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 15 دسمبر 2006ء کو خطبہ جمعۃ المبارک میں احمدی ڈاکٹرز کو "تحریک وقف" فرماتے ہوئے یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔

" ڈاکٹروں کو بھی اپنے آپ کو وقف کرنا چاہئے چاہے تین سال کیلئے کریں چاہے پانچ سال کے لئے کریں۔ چاہے زندگی کیلئے کریں۔ لیکن وقف کر کے آگے آنا چاہئے۔"

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک پر لبیک کہنے کے خواہشمند تمام احمدی ڈاکٹروں کو فضل عمر ہسپتال ربوہ دعوت خدمت دیتا ہے۔ فضل عمر ہسپتال کو فوری طور پر مندرجہ ذیل شعبہ جات میں **وقف ڈاکٹرز** کی ضرورت ہے۔

Emergency/Trauma Centre
Peadiatrics.
Medicine.
Gynaecology
surgery.
Anaesthesia.
Pathologist- (Histopath)
Radiologist.

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

حضرت مولوی صفدر حسین صاحب

رفیق حضرت مسیح موعود

یکے از 313

بیعت: 27/اگست 1892ء

حضرت مولوی صفدر حسین کے والد کا نام محی الدین صاحب تھا آپ ریاست حیدر آباد دکن میں مہتمم تعمیرات تھے۔

رجسٹر بیعت اولیٰ میں آپ کا نام 349 نمبر پر ہے 17/اگست 1892ء کو بیعت کی۔ رجسٹر بیعت میں نام مولوی منشی صفدر علی صاحب ولد محی الدین صاحب ساکن .... ضلع میدک علاقہ ملک سرکار نظام درج ہے۔

مولوی انوار اللہ خان صاحب افسر اعلیٰ امور مذہبی حیدر آباد دکن نے "ازالہ اوہام" کے جواب میں "انوار الحق" نامی ایک کتاب لکھی۔ حضرت مولوی صفدر حسین صاحب نے اس پر تنقیدی نظر ڈالی بعد میں حضرت مولانا مولوی میر محمد سعید نے اس کا جواب نہایت شرح وبسط سے تصنیف کیا۔

حضرت اقدس نے ازالہ اوہام، کتاب البریہ میں پُرامن جماعت میں ذکر فرمایا ہے۔

حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب نے حضرت اقدس کے معاصر علماء میں آپ کا شمار کیا ہے جنہوں نے حضرت اقدس کی بیعت کی۔

(اصحاب صدق وصفا ص 205)

ضرورت سیکیورٹی گارڈز

۞ لاہور کے ایک پرائیویٹ ادارہ کو گارڈز کی ضرورت ہے۔ لائسنس یافتہ اسلحہ رکھنے والے اور چلانے میں مہارت رکھنے والے فرد کو ترجیح دی جائے گی۔ درخواستیں امیر صاحب/صدر صاحب کی سفارش سے دفتر نظارت امور عامہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کروائیں۔ تنخواہ حسب لیاقت طے کی جائے گی۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

سانحہ ارتحال

۞ مکرم مرزا اکرام احمد صاحب مغل سینٹری ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھابی مکرمہ سیدہ امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا اعجاز احمد صاحب مرحوم دارالنصر غربی اقبال حال مقیم کینیڈا مورخہ 17/اگست 2011ء کو بعمر تقریباً 64 سال وفات پا گئیں۔ آپ مکرم سید منعم الحسن صاحب کی بیٹی تھیں۔ مورخہ 17 اگست کو مکرم لال خان صاحب امیر جماعت کینیڈا نے بعد نماز مغرب آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین بھی وہاں پر ہی عمل میں آئی۔ آپ نے پسماندگان میں دو بیٹے عزیزم مرزا نعمان اعجاز صاحب اور مرزا رحمٰن اعجاز صاحب یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے اور پسماندگان کو بھی صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

پتہ مطلوب ہے

۞ مکرم ناصر محمود صاحب ولد شیخ نصیر الحق صاحب آف واہ کینٹ ضلع راولپنڈی وصیت نمبر 34593 کا گزشتہ پانچ سال سے دفتر وصیت کے ساتھ کوئی رابطہ نہیں۔ اگر وہ یہ اعلان خود پڑھیں یا ان کے بارہ میں کسی دوست کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو فوری طور پر دفتر کو مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

خبریں

نوشہرہ میں عید کی شاپنگ کرتے ہوئے لوگوں پر بم سے حملہ

نوشہرہ کے رسالپور بازار میں عید کی شاپنگ کرتے لوگوں پر دہشت گردوں نے بم سے حملہ کر دیا۔ بم بازار میں نصب تھا اور اسے ریموٹ سے بلاسٹ کیا گیا۔ ہر طرف افراتفری پھیل گئی۔ حملہ کے نتیجہ میں 12/افراد ہلاک ہوگئے اور متعدد لوگ زخمی ہو گئے۔ جن میں سے بعض کی حالت نازک ہے۔

چمن کینٹ کے قریب امریکی ڈرون طیارہ گر کر تباہ

چمن کینٹ کے قریب امریکی ڈرون جاسوس طیارہ گر کر تباہ ہو گیا۔ ایف سی ذرائع کے مطابق چمن کینٹ کے قریب گر کر تباہ ہونے والا بغیر پائلٹ طیارہ پاک افغان سرحد کی نگرانی پر مامور تھا۔ امریکی ڈورن جاسوس طیارہ فنی خرابی کے باعث گر کر تباہ ہوا۔

سونے کی قیمت میں 5ہزار روپے فی تولہ کمی

عالمی منڈی میں سونے کی فی اونس قیمت میں 200 ڈالر کمی ہونے سے مقامی مارکیٹ میں سونے کی قیمتیں 5ہزار روپے فی تولہ تک کم ہو گئیں۔ عالمی منڈی میں سونے کی قیمت 1700 ڈالر فی اونس ہو گئی ہے جبکہ ماہرین کے مطابق اس میں مزید کمی ہو سکتی ہے۔

سپریم کورٹ کو بم سے اڑانے کی دھمکی

سپریم کورٹ کی پارکنگ سے دھمکی آمیز خط موصول ہوئے ہیں جن میں عدالت کو 25 سے 28/اگست کے درمیان اڑانے کی دھمکی دی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے سپریم کورٹ کی سیکیورٹی ہائی الرٹ کر دی گئی ہے۔

☆......☆......☆

ربوہ میں سحر وافطار 27۔اگست

انتہائے سحر	4:14
طلوع آفتاب	5:38
زوال آفتاب	12:10
وقت افطار	6:42

Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern®

Study In

Canada, Australia, New Zealand, UK & USA

Students may attend our IELTS classes with 30% discount

Education Concern®
67-C, Faisal Town
Lahore
35177124/03028411770
Www.educationconcern.com/ info@educationconcern.com

EC Education Concern®

Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern®

قابل اعتماد مفید و مجرب ادویہ

زدجام عشق	1500/-	شباب آور موتی	700/-
زدجام عشق خاص	7000/-	معجون فلاسفہ	100/-
نواب شاہی	9000/-	حب ہمزاد	90/-
سونے چاندی گولیاں	900/-	تریاق مثانہ	300/-

کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

Ph:047-6212434,6211434

ہر علاج ناکام ہو تو ہولزمک ہومیو پیتھی

سے شفا ممکن ہے۔ علاج/تعلیم/جاب/تعارف کے لئے

بانی ہومیو پیتھک ڈاکٹر سجاد 0334-6372030 047-6214226

کاٹن اور لان کی ورائٹی پر زبردست سیل سیل سیل

صاحب جی فیبرکس ربوہ

0092-47-6212310

سٹار جیولرز

سونے کے زیورات کا مرکز

حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

طالب دعا: تنویر احمد 047-6211524 0336-7060580

FR-10